تبصرہ کتب

What is Christianity? (مسیحیت کیا ہے؟)

مؤلف	: پروفیسر یوسف سلیم چشتی
ناشر	: ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز - اسلامک سینٹر، بی بلاک نارتھ ناظم آباد، کراچی
صفحات	: ۹۶
سالِ اشاعت	: ۱۹۹۲ء
قیمت	: ۳۵ روپے

پروفیسر یوسف سلیم چشتی (۱۸۹۶ء - ۱۹۸۴ء) کلامِ اقبال کے شارح کی حیثیت سے جانی پہچانی شخصیت ہیں مگر ان کی گوناگوں علمی و ادبی دلچسپیوں میں فلسفہ و تصوف اور ادیان کے تقابلی مطالعہ کو سرِ فہرست حیثیت حاصل تھی۔ ان کی تالیفات "تاریخِ تصوّف" [لاہور: علماء اکیڈمی، محکمہ اوقاف (طبع اول: ۱۹۷۶ء)] اور "اسلامی تصوّف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش" [لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن (طبع اول: ۱۹۷۶ء)] ان کی دلچسپیوں کی مظہر ہیں۔

پروفیسر چشتی اشاعتِ دین اور تبلیغ اسلام کے جذبے سے سرشار تھے۔ ۱۹۳۰ء میں انجمن حمایتِ اسلام لاہور نے مبلغین کی تربیت کے لیے "اشاعتِ اسلام کالج" قائم کیا تو پروفیسر چشتی چودہ سال تک اس کے پرنسپل رہے۔ اس مصروفیت کے ساتھ متعدد دینی رسائل اور جرائد سے وابستہ رہے۔ قیامِ پاکستان سے پہلے لاہور کے ماہناموں "حقیقتِ اسلام" اور "پیغامِ حق" میں ان کی تحریریں باقاعدگی سے شائع ہوتی تھیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۵۹ء میں انہوں نے "ندائے حق" کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا جو ان کے مزاج اور دلچسپیوں کے مطابق تبلیغِ اسلام اور تقابلِ ادیان کے موضوع پر گراں قدر مقالات کا مجموعہ ہوتا تھا مگر یہ پرچہ زیادہ عرصہ نہ چل سکا۔

پروفیسر چشتی نے تقابلِ ادیان کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے، تاحال کہیں یکجا شائع نہیں ہو سکا۔ تاہم ان کی ایک مختصر تحریر اس وقت پیش نظر ہے۔ اس میں پروفیسر چشتی نے مسیحیت کی بنیادی تعلیمات — تثلیث، تجسیمِ عیسیٰ علیہ السلام اور کفارہ وغیرہ — پر گفتگو کرتے ہوئے ان عقائد و نظریات کی

تردید کی ہے۔ کتاب کا آخری باب "مسیحیت اور اصولِ مساوات" کے زیر عنوان لکھا گیا ہے جس میں ان کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مروّجہ مسیحیت نے ازلی گناہ کا جو عقیدہ دیا ہے، اس سے "انسانیت" کا ایک گھٹیا تصوّر سامنے آتا ہے اور انسانیت کے گھٹیا پن میں عورت بالخصوص کم تر درجہ رکھتی ہے۔ عورت کے اسی معاشرتی مقام کے پیشِ نظر کیتھولک مسیحیت میں وہ لوگ کم تر خیال کیے جاتے ہیں جو ازدواجی زندگی گزارتے ہیں۔ مذہبی رہنمائی کے لیے تجرّد کی زندگی بسر کرنا ضروری ہے۔ عام مسیحیوں اور مذہبی رہنماؤں میں یہ اونچ نیچ "تصوّر مساوات" کے خلاف ہے۔ پروفیسر چشتی مغربی تہذیب کو مادیت پرستی، نفسانیت اور مفادات دوستی پر مبنی قرار دیتے ہوئے مسترد کرتے ہیں اور اس سب کچھ کے لیے چرچ کو بری الذمہ نہیں سمجھتے، تاہم ان کے خیال کے مطابق جن لوگوں نے چرچ کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے متبادل تصوّراتِ زندگی پیش کیے، وہ بھی مغربی دنیا میں عدل وانصاف اور مساوات پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

پروفیسر چشتی کی کتاب مسلم قارئین کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے اور اس سے بیسویں صدی کے ابتدائی عشروں کی مناظرانہ فضا کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کراچی کی جانب سے زیرِ نظر ایڈیشن کی اشاعت سے آٹھ سال پہلے مؤلف کا انتقال ہوگیا تھا مگر کتاب کے ساتھ مؤلف کے بارے میں جو نوٹ چھپا ہے، وہ شاید اس سے بہت پہلے لکھا گیا تھا، کیا ہی بہتر ہوتا کہ یہ نوٹ زیادہ جامع ہوتا۔ (اختر راہی)

[ال] تثلیث فی التوحید

اسی ۸۰ صفحات کا زیر نظر کتابچہ جناب محمد اسلم رانا کی کاوش ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ چند ماہ پہلے مسیحی جریدہ "کلام حق" (گوجرانوالہ) نے پادری عبدالحق (م ۱۹۷۳ء) کی تالیف "اثبات التثلیث فی التوحید" نئے انداز سے شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ پادری صاحب مسیحی حلقوں میں منطق اور فلسفے پر عبور رکھنے کے سبب مشہور ہیں مگر ان کی اس کتاب کے شائع ہوتے ہی کئی جوابی تحریریں سامنے آئی تھیں جن میں اُن کے ہم وطن گوجرانوالہ کے معروف عالمِ دین مولانا محمد گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) کی "اثبات التوحید فی ابطال التثلیث" نمایاں ہے۔

پادری عبدالحق صاحب کی "اثبات التثلیث" مناظرانہ طرز کی ایک کتاب ہے جو اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق لکھی گئی تھی۔ آج اس انداز کی کتابوں کا مذاق نہیں ہے تاہم جب "کلامِ حق" نے